قصیدہ۔۔۔۔۔۔۔۔ درمدح امام حسن مجتبیٰؑ

شہنشاہ طنز و مزاح حضرت شوقؔ بہرائچی مرحوم

ان کا منکر جو انسان ہونے لگا
وہ حقیقت میں شیطان ہونے لگا

جب کوئی بھی پشیمان ہونے لگا
ابر رحمت کو ہیجان ہونے لگا

تیرا ہی جب کہ فیضان ہونے لگا
لنگڑا لولا بھی کپتان ہونے لگا

تجھ سے جب کوئی آنکھیں چرانے لگا
اس کا چوری میں چالان ہونے لگا

المدد حامیٔ صلح دامن واماں
ہند اب گڑبڑستان ہونے لگا

تیرے آنے سے دلبند مشکل کشا
ٹیڑھا ہر کام آسان ہونے لگا

روٹیاں تو جو سائل کو دینے لگا
مفت کھانے کا سامان ہونے لگا

تو نے چاہا تو تعمیر میرے لئے
باغ جنت میں دالان ہونے لگا

تیری محفل میں قدسی بھی آنے لگے
سب کو تقسیم جب پان ہونے لگا

پائے نازک جہاں تو نے رکھا کبھی
قدسیوں کا وہ استھان ہونے لگا

تیری مسند پہ بٹھلانے کے واسطے
انتخاب ہنومان ہونے لگا

تیرا جود و سخا دہر میں دیکھ کر
لمبا چوڑا ہر ارمان ہونے لگا

سوز غم سے سلگ کر مرے داد رس
دل مرا ہائے لوبان ہونے لگا

لکھتے لکھتے شہا تیری مدح و ثنا
اب شکستہ قلم دان ہونے لگا

تیرا حسنِ نظام جہاں دیکھ کر
آج حیران جاپان ہونے لگا

دانے دانے کو دنیا ترسنے لگی
اب تو رمضان ہی رمضان ہونے لگا

ہمتیں پھر حریفوں کی بڑھنے لگیں
پھر گڑھیا میں طوفان ہونے لگا

شیخ کرنے لگے ذکر حسن بتاں
چاہِ زم زم میں اشنان ہونے لگا

اللہ اللہ یہ فیض درِ مجتبیٰ
جس کا ہر ذرہ لقمان ہونے لگا

بے ولا کچھ عمل کہ نہ قیمت رہی
اس سے واعظ کو نقصان ہونے لگا

در پہ مقداد و سلمان آنے لگے
سب کو تقسیم ایمان ہونے لگا

شوقؔ کرنے لگا میں جو مدح حسنؑ
میرا مقبول دیوان ہونے لگا